© rasailojaraid.com



# تعبیرِ ناتمام

پروفیسر خالد شبیر احمد

تکرار و بحث ایک ہی ہے ، اب تو صبح و شام
کشکول ہاتھ میں رہے یا تیغِ بے نیام

کاوش کے باوجود بھی افسوس رہ گئی
تعبیر تیرے خواب کی اقبال ناتمام

گہنا گیا ہے چہرۂ صدق و یقین تک
تنقید سچ پہ عام ہے اور جھوٹ کو سلام

ماضی میں جتنے لوگ تھے ، جاہل وہ ان دنوں
لیڈر بنے ہیں قوم کے ، اور دین کے امام

روشن خیال بیٹی ہے ٹی وی پہ محوِ رقص
دیکھیں یہ اشتیاق سے جسے نگہ خاص و عام

ہر سمت دھند پھیلی ہے خوف و ہراس کی
بے نور ، نورِ صبح ہے بے رنگ ، رنگِ شام

کچھ لوگ زور و زر سے حکومت پہ چھا گئے
لیکن عوام ہیں کہ جو ہیں آج بھی غلام

اس سانحے پہ کیا پڑھوں لاحول کے سوا
مولانا مقتدی ہوئے زہرہ جبیں امام

صرفِ نظر ہے کیوں یہاں دینِ مبین سے
مسلم تمہاری زد میں اس دین کا نظام

سازش ہے ایک یہ بھی تو اسلام کے خلاف
ملت سے قوم ، قوم سے ہم بن گئے عوام

کتنا بڑا ہے معرکہ اک بے ضمیر کا
جس کے طفیل ہو گئے بدنام ، نیک نام

سب لوگ اشکبار ہیں آلامِ وقت سے
قہرِ خدا میں غرق ہیں بازار ، صحن و بام

حق آشنا بھی آج تو بے راہ ہو گئے
رہزن کی رہبری سے ملا ہم کو یہ مقام

انگریز کے غلام ہی قائد ہوئے یہاں
جن کی وجہ سے جاتا رہا اپنا ننگ و نام

عصمت دری ہو ، رہزنی ، رشوت کہ کشت وخون
سب کچھ لگے گا حاکمِ دوراں تیرے ہی نام

نوکِ قلم پہ آ گئیں خالدؔ صداقتیں
مبنی ہیں ساری حق پہ اس میں نہیں کلام



© rasailojaraid.com